تھیں۔ اس طرح متعدد ایسی فارسی کی مجلد کتب
تھیں کہ جن کے درمیان یا آخر میں اردو مخطوطات
بھی بندھے ہوئے تھے۔ اس تلاش مسلسل کے مثبت
نتائج ۵۹۶ مخطوطات پر مشتمل فہرست کی صورت میں
آپ کے سامنے ہیں۔"

یہاں یہ وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ کتاب میں ۵۹۶ نہیں بلکہ صرف ۵۹۴ مخطوطات کے کوائف درج ہیں۔ بہر کیف، بحیثیت مجموعی یہ ایک عمدہ فہرست مخطوطات ہے جو مرتب کی قابل قدر محنتوں نتیجے میں سامنے آئی ہے۔ اِس پر ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

۴۔ تحقیق نامہ، شمارہ اوّل (۹۲-۱۹۹۱) :

مجلہ شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج لاہور
مدیر: ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
تبصرہ نگار: فہمیدہ شیخ

حُسن اتفاق ہے کہ نومبر ۱۹۹۱ء میں "تحقیق نامہ" کے عمدہ نام سے معروف محقق مشفق خواجہ کے تحقیقی مضامین کا مجموعہ کتابی شکل میں سامنے آیا اور اب دسمبر ۱۹۹۱ء میں اسی نام ("تحقیق نامہ") سے گورنمنٹ کالج، لاہور جیسے معروف اور تاریخی ادارے کے شعبۂ اردو کا شعبہ جاتی تحقیقی مجلّہ سامنے آیا ہے۔ فی الحقیقت دونوں اسم بامسمیٰ ہیں اور قابل تبریک و تحسین۔ اس خوشگوار تمہید کے بعد، اب ذیل میں شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج لاہور کے اس پہلے مجلۂ تحقیق کے مشمولات پر ایک تبصرہ پیش کیا جاتا ہے۔

مجلّے کے اس پہلے شمارے کا آغاز پرنسپل ڈاکٹر اعوان کے پیش لفظ سے ہوتا ہے، جس کا عنوان ہے "تحسین، تہنیت اور یقین"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکیڈیمک خود مختاری پانے کے بعد گورنمنٹ کالج کے پوسٹ گریجویٹ اردو ڈپارٹمنٹ سے اس تحقیقی جرنل کا اجرا عمل میں آیا ہے تاکہ شعبے کی تحقیقی سرگرمیوں میں اضافہ ہو۔ پھر اپنے اداریے میں مدیر مجلہ اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ "ہماری کوشش یہ رہے گی کہ یہ علمی اور تحقیقی حلقوں میں اپنی جگہ بنا پائے اور معیار کو قائم رکھتے ہوئے ہم ہر برس اس کے ایک یا دو شمارے نکالنے میں کامیاب ہوسکیں۔

"مقالات و نادرات" کے تحت چھے مقالات و نادرات ملتے ہیں۔ چودھری محمد حسین اور اقبال کے روابط پر جناب ثاقف نفیس کا مقالہ ہے۔ انھوں نے اپنے دادا چودھری محمد حسین کے نام پانچ مکتوبات اقبال اور اقبال کے نام چودھری محمد حسین کے دو مکتوبات کی مدد سے موضوع کا حق ادا کیا ہے اور عمدہ قابل مطالعہ مواد مکتوبات کے عکس کی صورت میں پیش کیا ہے۔ دوسرا مقالہ "انجمن پنجاب کے مشاعرے" ہے۔ اگرچہ اس موضوع پر بہت سا مواد پہلے ہی ہمدست تھا لیکن مقالے کا جواز یہ بنتا ہے کہ مقالہ نگار نے جستہ جستہ پیشرو محققین کی جزوی اغلاط کی نشان دہی کی ہے۔ تیسرا مقالہ "خواجہ منظور حسین" پر ہے جس کے لکھنے والے ڈاکٹر سید معین الرحمٰن ہیں۔ اس میں آخر میں خواجہ منظور حسین سے متعلق سید سجاد حیدر یلدرم کا ایک خط اور آل احمد سرور کے دو خط بھی درج ہیں۔ یہ مکتوبات بھی خواجہ منظور حسین کے بارے میں ہیں۔ یہ مقالہ خواجہ منظور حسین (م ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۷ء) کی شخصیت کے قابل تحسین پہلو عمدہ طور پر سامنے لاتا ہے۔ اس کے بعد "یلدرم کی ایک نایاب نگارش" کے عنوان سے ڈاکٹر یونس حسنی کا عطا کردہ ایک نثر پارہ ("نصف النہار") ہے جس کے آغاز میں ایک تعارفی نوٹ مدیر تحقیق نامہ